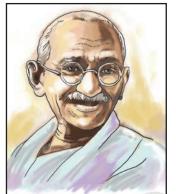


وطن کی طرف والیسی

اب مجھے جنوبی افریقہ میں آئے تین سال ہو چکے تھے۔ میں یہاں کےلوگوں سے اچھی طرح واقف ہو گیا تھا اور پیہ



بھی مجھے خوب جان گئے تھے۔ 1896 میں میں نے ان سے چھ مہینے کے لیے اجازت مائلی کیوں کہ اب مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے جنوبی افریقہ میں بہت دن رہنا ہے۔ میری وکالت اچھی خاصی چلتی تھی اور مجھے احساس ہو گیا تھا کہ لوگوں کو میری ضرورت ہے۔ اس لیے میں نے بیارادہ کرلیا کہ گھر جا کر بیوی بچے لے آؤں اور یہاں مستقل سکونت اختیار کرلوں۔ میں نے بیجی سوچا کہ وطن جا کر لوگو ں کو جنوبی افریقہ کے حالات سے واقف کراؤں اور یہاں کے

ہندوستانیوں کا ہمدرد بناؤں تو کیچھ قومی خدمت بھی ہو جائے گی۔ تین پاؤنڈ کامحصول ہمارےجسم میں ناسور کی طرح تھا۔ جب تک بیددور نہ ہو جائے ہمیں چین نہیں آ سکتا۔

لیکن سوال بیرتھا کہ میرے پیچے کا گریس اور تعلیمی انجمن کا کام کون سنجا لے؟ میری نظر میں دو شخص تھے۔
آدم جی میاں خال اور پارسی رستم جی۔ یوں تو ہمیں اب تا جرول کے حلقے سے بہت سے کارکن مل سکتے تھے لیکن ان لوگوں میں جو سکر یٹری کے فرائض با قاعدہ انجام دے سکتے تھے، جنو بی افریقہ کے ہندوستانیول میں عزت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے، سب سے ممتاز یہی دو حضرات تھے۔ ظاہر ہے کہ سکریٹری کے لیے کام چلانے بھر کی انگریزی جاننا ضروری تھا۔ میں نے کا نگریس میں آدم جی میاں خال (جواب انتقال کر چکے ہیں) کا نام پیش کیا اور وہ سکریٹری مقرّ رکردیے گئے۔ تجربے سے معلوم ہوا کہ یہ انتخاب بہت موزوں تھا۔ آدم جی میاں خال کے استقلال،

اینی زبان

فیاضی، مُروّت اور اخلاق سے سب لوگ خوش تھے اور ہر شخص پر بیر ثابت ہو گیا کہ سکریٹری کے کام کے لیے ایسے شخص کی ضرورت نہیں جس نے بیرسٹری کی ڈگری حاصل کی ہویا انگلتان میں اعلیٰ تعلیم پائی ہو۔

میں 1896 کے وسط میں پنگولا جہاز سے جو کلکتے جا رہا تھا، وطن روانہ ہوا۔ جہاز پر بہت کم مسافر تھے۔ ان میں سے دوائگریز افسر تھے جن سے مجھ سے بہت بے تکلّفی ہوگئی۔ ان میں سے ایک کے ساتھ میں روزانہ ایک کسل سے دوائگریز افسر تھے جن سے مجھ سے بہت بے تکلّفی ہوگئی۔ ان میں سے ایک کے ساتھ میں روزانہ ایک کشلے شطر نج کھیلا کرتا تھا۔ جہاز کے ڈاکٹر نے مجھے ایک کتاب دی جس کا نام تھا" بے مُعلّم کے تامل (تمل) سکھانے والی" میں نے اس کتاب کو با قاعدہ پڑھنا شروع کر دیا۔ مجھے نئال میں تجربے سے بیمعلوم ہوا تھا کہ مجھے مُسلمانوں سے خلا ملا پیدا کرنے کے لیے اُردواور مدراسیوں سے میل جول رکھنے کے لیے تامل سیکھنا چاہیے۔

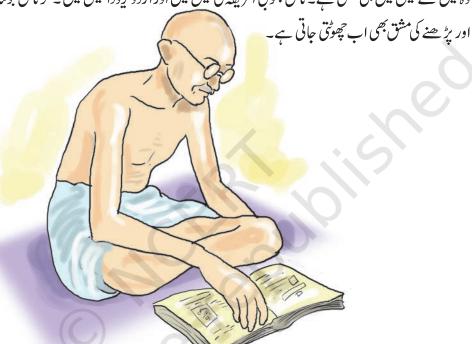
میراایک انگریز دوست بھی میرے ساتھ اُردو پڑھتا تھا۔ اس کی فرمائش سے میں نے تیسرے درجے کے مسافروں میں ایک اُردو کا 'منتی' ڈھونڈ نکالا اور ہم دونوں کی خوب پڑھائی ہونے لگی۔ اس انگریز کا حافظہ مجھ سے بہت اچھا تھا۔ وہ جولفظ ایک بار دیکھ لیتا تھا، بھی نہیں بھولتا تھا۔ مجھے اکثر اُردوحروف کے بہچانے میں دقت ہوتی تھی۔ میں نے بہت زورلگایا مگراس کے برابر بھی نہیں بہنچ سکا۔

تامل میں میں نے خاصی ترقی کی۔ کوئی پڑھانے والا نہ ملائیکن کتاب بہت اچھی لکھی ہوئی تھی اور



وطن کی طرف واپسی

مجھے امیر تھی کہ ہندوستان پہنچنے کے بعد بھی یہ مطالعہ جاری رکھ سکوں گا مگریہ بالکل ممکن تھا۔ 1893 کے بعد سے اب تک میں نے جو کچھ پڑھا ہے زیادہ ترجیل جانے میں پڑھا ہے۔ جو تھوڑی بہت تامل اور اُردو مجھے آتی ہے وہ میں نے جیل میں ہی سکھی ہے۔ تامل جنوبی افریقہ کی جیلے میں اور اُردو برودا جیل میں ۔مگر تامل بولنا مجھے بھی نہ آیا



مجھے اب تک بیاحساس ہے کہ تامل اور تیلگو نہ جانئے سے میں بڑے گھاٹے میں رہا۔ جنوبی افریقہ کے دراوڑیوں نے میرے ساتھ جس محبت کا اظہار کیا تھا اس کی یاد مجھے اب تک عزیز ہے۔ جب بھی کوئی تامل یا تیلگو دوست نظر آتا ہے تو مجھے بے اختیار اس کے ہم وطنوں کی عقیدت، استقلال، ایثار اور بےنفسی کا خیال آجا تا ہے جن کا میرا جنوبی افریقہ میں ساتھ تھا۔ ان میں سے اکثر لوگ مرد ہوں یا عورت، ان پڑھ تھے۔ جنوبی افریقہ کی لڑائی انھیں لوگوں کے لیے تھی اور یہی ان پڑھ سپاہی اس میں لڑتے تھے۔ غریبوں ہی کے لیے بیلڑائی تھی اورغریب ہی اس میں دل و جان سے ترکی تھے۔ ان کی زبان نہ جانئے سے اور چاہے جونقصان ہوا ہو مگر اپنے ان نیک اور بھولے ہم وطنوں کا دل مُشھی میں لینے میں مجھے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ بیلوگ ٹوٹی بھوٹی ہندوستانی اور انگریزی

اینی زبان

بول لیتے تھے اور ہمارا کام بغیر کسی دفت کے چاتا تھا۔لیکن میں تامل اور تیلگو سیکھ کر ان کی محبت کا معاوضہ ادا کرنا چاہتا تھا۔ تامل تو میں نے ہندوستان میں کوشش کی اللہ جائے تھا۔ تامل تو میں نے تھوڑی بہت سیکھ بھی لی مگر تیلگو میں، جس کے سیکھنے کی میں نے ہندوستان میں کوشش کی الف ب سے آگے نہ بڑھ سکا۔ اب میں غالبًا بیز بانیں بھی نہ سیکھ سکول گا۔ اس لیے میری ساری اُمّید اسی پر منحصر ہے کہ دراوڑی ہندوستانی سیکھ لیس گے۔ جنوبی افریقہ میں ان میں سے جولوگ انگریزی نہیں جانتے وہ ہندی یا ہندوستانی، ٹوٹی پھوٹی سہی مگر بول لیتے ہیں۔ البتہ انگریزی جاننا خودا پنی زبانوں کے سیکھنے میں سدراہ ہے۔

چوبیں دن کے بعد بیخوشگوار سفرختم ہو گیا اور میں دریائے مُگلی کے حسن پر سر دُ صنّا ہوا کلکتے پہنچ گیا۔ اسی دن میں ریل میں بیٹھ کر بمبئی روانہ ہو گیا۔

(مترجم سيّد عابدحسين)

معنى بإدشيجي

محصول : شیکس

ناسور : نه بھرنے والا زخم

تاجروں : تاجر کی جمع، تجارت کرنے والا

كاركن : كام كرنے والا

فرائض : فرض کی جمع

متاز : دوسرون مین نمایان

فياضى : دوسرول كوفيض يهنجانا، سخاوت

مُروّت : دوسرون كا خاص خيال ركهنا

وطن کی طرف واپسی

مثق : کسی کام کوبار بار کرنا

بِنْسى : اپنے کو کچھونہ بھینا

ایثار : قربانی

معاوضه : أجرت، يهال مراد ب بدله

سوچیے اور بتایئے۔

- 1. گاندهی جی جنوبی افریقه میں کیا کام کرتے تھے؟
- 2. جہاز کے سفر میں گاندھی جی کی کن لوگوں سے دوستی ہوئی؟
- 3. گاندهی جی نے اردوز بان سکھنے کے لیے کس سے مدولی؟
 - 4. جنوبی افریقه کی لڑائی کن لوگوں کے لیے تھی؟

خالی جگه کوشیح لفظ سے بھریے ۔

- 1. ميري وكالتفاصي چلتي تقي _
- 2. یہاں کے ہندوستانیوں کا ہمدرد بناؤں توقومی خدمت.......ہوجائے گی۔
 - جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں میںکی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔
 - 4. میراایک انگریز..........بهمیساتهداردویژهتا تها ـ
- 5. مجھےاُمّید تھی کہ ہندوستان پہنچنے کے بعد بھی بیہ مطالعہ جاری رکھ سکوں گا......بیہ بالکل ناممکن تھا۔
 - 6. ہی کے لیے پرلڑائی تھی اورغریب ہی اس میں شریک تھے۔

نیجے دیے ہوئے لفظوں کو جملوں میں استعمال سیجیے۔

مواءم

خوشگوار

تقيرت

27

اخلاق

عربة ت

اینی زبان

واحد سے جمع اور جمع سے واحد بنایئے۔

تاجروں کارٹن ہم وطنوں نقصان اختیارات خیال امید

بلندآ واز سے پڑھیے۔

استقلال تعلیمی موزوں انگستان مُعلّم مُطالعه معاوضه منحصر عقیدت اخلاق درواڑی

عملی کام

🔾 لا بسرىرى سے مہاتما گاندهى كى آپ بيتى'' تلاشِ حق'' نكلوائے اوراس كا مطالعہ سيجيے۔

پڑھیے، جھیے اور کھیے۔

ا قبال گھرسے آیا

ا کرم نے سبق یاد کیا

اوپر کے جملوں میں'' سے اور نے''لفظ استعال ہوئے ہیں۔ وہ لفظ جن کی مدد سے جملے بنتے ہیں حرف ِ جار کہلاتے ہیں۔ پانچ جملے اس سبق سے چنیے جن میں حرف ِ جار استعال ہوا ہو۔

غور کرنے کی بات

موہن داس کرم چند گاندھی کی پیدائش پور ہندر (گجرات) میں 1869 میں ہوئی تھی۔ انھوں نے لندن سے بیرسٹری کی تعلیم حاصل کر کے جنو بی افریقہ کے شہرٹال (NATAL) میں وکالت شروع کی۔ یہاں انگریزوں کی حکومت تھی۔ جنو بی افریقہ میں انگریز مقامی سیاہ فام لوگوں اور وہاں آباد ہندوستانی لوگوں پر طرح طرح کے ظلم کرتے تھے۔ ان لوگوں کو بہت سے علاقوں میں

وطن کی طرف واپسی

داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔ یہاں تک کہ سوار یوں کے اعلیٰ درجے میں سفر کرنے سے بھی انھیں روکا جاتا تھا۔ انھیں طرح طرح کی سزائیں دی جاتی تھیں اور ان برنا جائز جرمانے لگائے جاتے تھے۔

- کاندھی جی نے نٹال شہر میں سادہ زندگی کی مثال قائم کرنے کے لیے ٹالسٹائے فارم بنایا اور وہاں کے سیاہ فام باشندوں اور ہندوستانی لوگوں کو متحد کر کے حکومت کے خلاف ستیگرہ کی تحریک شروع کی۔
- 1915 میں گاندھی جی ہندوستان واپس آئے اور اپنے ملک کی آزادی کے لیے عوام کو متحد کر کے الیی تحریک چلائی کہ ہمارا ملک
 1947 میں انگریزوں کی غلامی سے آزاد ہو گیا۔ 30 جنوری 1948 کو گاندھی جی کی شہادت ہوئی۔ ان کی سادھی دلی میں جمنا
 کنارے راج گھاٹ پر واقع ہے۔
 - o گاندهی جی نے عدم تشدد (امنسا) کا جوسبق دیااس کی اہمیت آج کے دور میں پہلے سے زیادہ محسوس کی جاسکتی ہے۔

